از عدالتِ عظمیٰ

شریمتی امبی دیوی

بنام

ریاست بہار و دیگر

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ 1996

[کے راماسوامی اور کے وینکٹاسوامی، جسٹس صاحبان۔]

اراضی کے حصول کا قانون، 1894: دفعات 4(1)، 12، 18، 20، 23، 26، 30، اور 53۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: آرڈر 1 قاعدہ 10۔

اراضی کا حصول-معاوضہ-حوالہ طلب کیے بغیر شریک حصص دار کی طرف سے دعوی کردہ اضافہ - کی اجازت-معاوضے کے چوتھے حصص کا دعوی کرنے والا شریک حصہ دار-ایوارڈ-ہر شریک مالک کی طرف سے معاوضے کی ایک چوتھائی میں تقسیم-فریقین کو موصول ہونے والا معاوضہ-فریقین میں سے کسی ایک کا حوالہ-ریفرنس کورٹ کے ذریعے معاوضے میں اضافہ-شریک حصص دار کی طرف سے دوسرے دعویداروں کے برابر معاوضے میں اضافے کا دعوی جیسا کہ حوالہ عدالت نے کوئی حوالہ درخواست کیے بغیر دیا ہے-اجازت نہیں دی گئی—ایک شریک حصص دار کی طرف سے حوالہ کی درخواست کو تمام شریک حصص دار ایک نہیں مان سکتے-معاوضے میں اضافہ کرنے کے لیے سول کورٹ کا اختیار-ایک درست حوالہ طاقت کے استعمال کے لیے شرط کی مثال ہے-ایکٹ کے دفعات 18 اور 30 کے تحت تجویز کردہ طریقہ کار آرڈر 1 رول 10 سے مطابقت نہیں رکھتا ہے-حوالہ کی عدم موجودگی میں شریک مالک کو ضروری فریق کے طور پر شامل نہیں کیا جا سکتا-ایکٹ کی دفعہ 53 کو کیس کے حقائق پر لاگو نہیں کیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2166، سال 1980۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اصل ڈگری نمبر 281، سال 1967 سے اپیل میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 21.9.76 کے فیصلے کے حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس این مشرا، دیپا پرساد مکھرجی، منیش ورما اور ابھیلکھ ورما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پٹنہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جو اصل ڈگری نمبر 220 اور 221، سال 1957 مورخہ 21 ستمبر 1976 سے اپیل میں دی گئی تھی۔ اس اپیل میں جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا شریک حصص یافتگان میں سے کوئی ایک شریک حصص یافتگان میں سے کسی ایک کے کہنے پر حوالہ میں اراضی کے حصول کے قانون، 1894 (1894 کا 1) (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 18 کے تحت حوالہ طلب کیے بغیر معاوضے میں اضافے کا دعوی کر سکتا ہے۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ شاہباد ضلع کے گاؤں بہیا (نام تبدیل کر کے بھوج پور رکھا گیا) میں کھاتا نمبر 92 کے پلاٹ نمبر 400 کا حصہ ہونے کی وجہ سے 25 ایکڑ زمین ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت عوامی مقصد کے لیے حاصل کی گئی تھی۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت 14 ستمبر 1957 کو کی گئی تھی۔ اراضی کے حصول کے آفسر کی طرف سے کی گئی دفعہ حصصحصص کے تحت کی گئی تحقیقات میں اپیل کنندہ نے دوسرے شریک مالکان کے ساتھ معاوضے کے چوتھے حصے کے لیے اپنا دعوی پیش کیا تھا۔ یہ بھی ایک حقیقت کے طور پر پایا جاتا ہے کہ کلکٹر کی طرف سے دیے گئے ایوارڈ میں، اس نے معاوضے کو ہر شریک مالک کو حصص چوتھے حصے میں تقسیم کیا تھا، معاوضہ متعلقہ فریقوں کو موصول ہوا تھا، شریک مالکان میں سے ایک نے دفعہ حصص 8 کے تحت سول کورٹ میں حوالہ طلب کیا تھا جو بنایا گیا تھا۔ عدالت نے معاوضے میں اضافہ کیا تھا۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے اپنی زمین کے سلسلے میں دوسرے شریک مالک کے برابر معاوضے میں اضافے کا دعوی کرتے ہوئے اپیل دائر کی۔ اس دعوے کو عدالت عالیہ نے یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ اپیل کنندہ نے 6 جنوری 1958 کو کلکٹر کی طرف سے ایوارڈ دیے جانے کے بعد دفعہ 18 کے تحت کوئی درخواست نہیں کی ہے اور اس لیے وہ بڑھے ہوئے معاوضے کی حقدار نہیں ہے۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کے وکیل نے دعوی کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 53 کے تحت، فوجداری شقیں اخلاق کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار سول کورٹ کی کارروائی پر لاگو ہوتا ہے جب تک کہ وہ ایکٹ میں موجود کسی بھی شق سے مطابقت نہ رکھتے ہوں۔ چونکہ آرڈر 1، رول 10 فوجداری طریقہ کار کوڈ میں تمام ضروری اور مناسب فریقین کو شامل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، لہذا اپیل کنندہ کارروائی کے لیے ایک ضروری فریق ہونے کی وجہ سے، وہ اسی معاوضے کی حقدار ہے جو دوسرے دعویداروں کو دیا گیا تھا۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ ایکٹ کی اسکیم ایکٹ کے تحت معاوضے کا دعوی کرنے کے حق سے متعلق فوجداری طریقہ کار کے ضابطے سے مطابقت نہیں رکھتی ہے۔ فوجداری طریقہ کار کا ضابطہ تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لیے صرف طریقہ کار کی شکل فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دیے جانے کے بعد، اراضی کے حصول کے آفسر کو دفعہ 12 کے تحت فریقین کو نوٹس جاری کرنے کی ضرورت تھی۔ جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت غور کیا گیا ہے، اپیل کنندہ احتجاج کے تحت یا بغیر احتجاج کے معاوضہ حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ جب دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت احتجاج کے تحت معاوضہ موصول ہوتا ہے، تو تحریری درخواست دفعہ 18 (2) کے تحت مقرر کردہ حد کے اندر اراضی کے حصول کے آفسر کو زمین، درجہ بندی، زمین کی قیمت یا معاوضے کی تقسیم پر اعتراض کرتے ہوئے کی جانی چاہیے اور اس کی وصولی پر عدالت کا حوالہ دیا جائے گا۔ اس کے تحت درخواست گزار کو وہ بنیادیں بیان کرنے کی ضرورت ہو گی جن پر وہ معاوضے وغیرہ پر اعتراض کرتا ہے۔ حوالہ کی درخواست میں اٹھائے گئے اعتراضات کا فیصلہ کرنے کے لیے سول کورٹ کے لیے درست حوالہ ایک پیشگی شرط ہے۔ اس معاملے میں، عدالت عالیہ نے پایا کہ اپیل کنندہ نے دفعہ 18 (1) کے تحت کوئی درخواست نہیں دی تھی۔ زیادہ معاوضے کا تعین کرنے کے لیے سول کورٹ کا دائرہ اختیار، جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت مقرر کیا گیا ہے، صرف اس صورت میں پیدا ہو گا جب دفعہ 18 کے تحت مقررہ حد کے اندر ایک درست حوالہ دیا گیا ہو۔ عدالت کا دائرہ اختیار ایک درست حوالہ پر قائم کیا جاتا ہے اور پھر سول کورٹ کو دعویدار کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کی بنیاد پر معاوضے کا تعین کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہوتا ہے۔

ہم عدالت عالیہ کے اس نتیجے کو قبول کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے دفعہ 18 کے تحت کوئی درخواست نہیں دی تھی، حالانکہ اپیل کنندہ نے زور دے کر کہا ہے کہ اس نے درخواست دی تھی لیکن عدالت عالیہ یا اس عدالت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا ہے۔ اس طرح، یہ قبول کرنا مشکل ہے کہ اس طرح کی درخواست درحقیقت ایکٹ کی دفعہ 18 (2) کے تحت مقرر کردہ حد کے اندر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

اراضی کے حصول کے آفسر کے سامنے کی گئی تھی۔ اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے کوئی درخواست دائر نہیں کی تھی، جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 18(2) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 18(1) کے تحت ضروری ہے۔ دفعہ 53 کیس کے حقائق پر لاگو نہیں ہوتی۔ دفعہ 18 اور 30 کے تحت تجویز کردہ طریقہ کار آرڈر 1، رول 10 فوجداری طریقہ کار کوڈ کے تحت تجویز کردہ طریقہ کار سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ آرڈر 1، رول 10 فوجداری طریقہ کار کا ضابطہ تمام ضروری یا مناسب فریقوں کے درمیان پیدا ہونے والے تمام تنازعات کا مکمل عدالتی فیصلہ کرنے کے لیے ایک ضروری یا مناسب فریق کو شامل کرنے کے لیے لاگو ہوگا جو فیصلے کے پابند ہو سکتے ہیں۔ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ایکٹ کے تحت متضاد طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، ذیلی دفعہ (1) کے تحت تحریری طور پر درخواست دینا اور دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت مقرر کردہ حدود کے اندر اراضی کے حصول کے آفسر کے لیے دفعات ہیں کہ وہ دفعہ 18 کے تحت حوالہ دے؛ صرف اس کی وصولی پر، دفعہ 20 سول کورٹ کے دائرہ اختیار کے تحت نوٹس جاری کرنے اور اس کے بعد انکوائری کرنے کے لیے، جیسا کہ ایکٹ کے تحت غور کیا گیا ہے۔ اس مرحلے پر ٹرائل وغیرہ کا طریقہ کار، جیسا کہ فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت تصور کیا گیا ہے، لاگو ہوگا اور ایکٹ کی دفعہ 53 لاگو ہوگی۔ یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ شریک مالک نے درخواست دائر کی تھی اور صرف اپنے حصے کے سلسلے میں دفعہ حصص 8 کے تحت حوالہ طلب کیا تھا۔ لہذا، یہ حقیقت میں معاوضے کا دعوی ہے اور دعویداروں کو ایک چوتھائی حصص کے طور پر ادا کیا گیا تھا۔ دفعہ 18(1) کے تحت شریک حصص یافتگان میں سے کسی ایک کی طرف سے کی گئی درخواست کو تمام شریک حصص کی جانب سے کی گئی درخواست سمجھا جائے گا۔ اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ شریک مالکان میں سے کسی ایک کے کہنے پر دفعہ 26 کے تحت ریفرنس کورٹ کے ذریعے دیے گئے فیصلے کے مطابق کوئی زیادہ معاوضہ دینے کا حقدار نہیں ہے۔

اپیل کو اسی کے مطابق خارج کر دیا جاتا ہے لیکن حالات میں بغیر کسی قیمت کے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document